

داڑھی کی شرعی حیثیت غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق احسن انداز میں کی ہے اور داڑھی کے ذریعے اسے زینت بخشی ہے، داڑھی جہاں اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے، وہاں اسوۂ رسول بھی ہے، یہ جہاں انسان کا فطرتی حسن ہے، وہاں اللہ کی شریعت بھی ہے، داڑھی جہاں قومی زندگی کی علامت ہے، وہاں اس کا صفایا مردنی کی دلیل بھی ہے، داڑھی جہاں شعائر اسلام ہے، وہاں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا بھی ہے، داڑھی جہاں مرد کے لیے ظاہری حسن و جمال ہے، وہاں اس کے باطن کی تطہیر کا سبب بھی ہے، یہ تمام شریعتوں کا متفقہ مسئلہ ہے، یہ اسلامی تہذیب ہے، یہ وہ اسلامی وقار اور ہیبت ہے جس سے مرد و عورت کے درمیان تمیز ہوتی ہے، نیز اس سے مردوں اور یتیموں کے درمیان امتیاز ہوتا ہے، یہ وہ دینی روپ ہے جس سے صالحین اور فاسق و فجار کے درمیان فرق ہوتا ہے، یہ ایک فطرتی طریقہ ہے جو دلیل کا محتاج نہیں، نفسانی خواہشات، رسم و رواج اور ماحول سے مرعوب ہو کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زینت کو بدنامی میں تبدیل کرنا بزدلی ہے، اس سے انسان اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (الحجۃ: ۲۳) ”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا الہ و معبود بنا لیا؟“ کا مصداق ٹھہرتا ہے۔

داڑھی منڈانا بالاجماع حرام ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور اس کی نعمتوں کی ناقدری ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، یہ اللہ کی تخلیق کے حسن و جمال کی تخریب کاری اور کفار سے مشابہت ہے۔

داڑھی بڑھا کر اور مونچھیں کٹوا کر مشرکین کی مخالفت کرو:

☆۱ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خالفوا المشرکین ووقروا اللہی وأحفوا الشوارب .

”مشرکوں کی مخالفت کرو، یعنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔“

(صحیح بخاری: ۲/ ۸۷۵، ح: ۵۸۹۲، صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۹/ ۲۵۹)

☆۲ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ان الفاظ میں بھی آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: **أنهكوا الشَّوَارِبَ واعفوا اللَّحَى .** مونچھوں کو ختم کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔“

(صحیح بخاری: ۲/ ۸۷۵، ح: ۵۸۹۳)

☆۳ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

خالفوا المشركين ، أحفوا الشَّوَارِبَ وأوفوا اللَّحَى .

”مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔“ (صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۹، ح: ۵۴/ ۲۵۹)

داڑھی رکھنا اور مونچھیں کاٹنا حکم رسول ہے:

☆۴ یہ الفاظ بھی ہیں: **أنه أمر باحفاء الشَّوَارِبَ واعفاء اللَّحَى .**

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کاٹنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا۔“

(صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۹، ح: ۵۳/ ۲۵۹)

داڑھی بڑھا کر مجوسیوں کی مخالفت کرو:

☆۵ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جزوا الشَّوَارِبَ وأرخوا اللَّحَى ، خالفوا المجوس .

”مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔“ (صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۹، ح: ۲۶۰)

امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے احادیث پر داڑھی کے وجوب کا باب قائم کیا ہے۔ (صحیح ابی عوانہ: ۱/ ۱۳۴)

داڑھی منڈانا مجوسیوں کا کام ہے:

☆۶ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أنهم يوقون سبالهم ويحلقون لحاهم ، فخالقوهم .

”وہ (مجوسی) مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈاتے ہیں، تم ان کی مخالفت کرو۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۶۶/۸-۵۶۷، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۰۵۵، السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۵۷)

(شعب الایمان للبيهقي: ۶۰۲۷، وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۷ھ) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

اس کا راوی معقل بن عبید اللہ الجزری ”موثق، حسن الحدیث“ ہے، اس کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ

اللہ علیہ لکھتے ہیں: **بل هو عند الأكثرين صدوق لا بأس به .**

”لیکن وہ اکثر محدثین کے نزدیک ”صدوق، لا باس بہ“ ہے۔“ (میزان الاعتدال للذہبی: ۱۴۶/۴)

شاہ ولی اللہ دہلوی الحنفی لکھتے ہیں: وقصّها أى اللّٰحية سنّة المجوس وفيه تغيير خلق اللّٰه.

”داڑھی کو منڈانا مجوسیوں کا طریقہ اور تخلیق الہی میں تبدیلی ہے۔“ (حجة الله البالغة: ۱۵۲/۱)

داڑھی بڑھا کر اور مونچھیں کٹوا کر یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو:

☆ سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

فقلنا : يا رسول الله ! انّ أهل الكتاب يقصّون عثانينهم ويوقرون سبالهم ، فقال النّبي صلّى الله عليه وسلّم : قصّوا سبالكم ووقروا عثانينكم وخالفوا أهل الكتاب .

”ہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اہل کتاب تو اپنی داڑھیاں کٹواتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں، آپ نے فرمایا، تم اپنی مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔“

(مسند الامام احمد: ۵/ ۲۶۴-۲۶۵، وسندہ حسن)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۳۵۴)

داڑھی فطرتِ اسلام ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عشر من الفطرة : قصّ الشارب ، واعفاء اللّٰحية ، والسواك ، واستنشاق الماء ، وقصّ الأظفار ، وغسل الرّاجم ، ونتف الابط ، وحلق العانة ، وانتقاص الماء (الاستنجاء) ، قال زكريّا : قال مصعب : ونسيت العاشرة ألا أن تكون المضمضة .

”دس خصلتیں فطرتِ اسلامیہ میں سے ہیں: (۱) مونچھیں کاٹنا، (۲) داڑھی کو چھوڑ دینا، (۳) مسواک کرنا، (۴) وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا، (۵) ناخن کاٹنا، (۶) انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، (۷) بغل کے بال نوچنا، (۸) زیر ناف بال مونڈنا، (۹) استنجاء کرنا، راوی کا کہنا ہے کہ دسویں چیز مجھے بھول گئی ہے، شاید کہ کلی کرنا ہو۔“ (صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۹، ح: ۲۶۱)

داڑھی شعائرِ اسلام ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم جالسا اذ جاء رجل شديد سواد اللحية .
 ”ايك دن نبى كريم صلى الله عليه وسلم بيٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ايک شخص آيا، جس کى داڑھى گہرى سياه
 تھى۔۔۔ اس کے چلے جانے کے بعد نبى اکرم صلى الله عليه وسلم نے سيدنا عمر رضى الله عنه سے پوچھا، کيا
 آپ کو معلوم ہے کہ وہ شخص کون تھا؟ عرض کى، نہیں، فرمایا:

ذاک جبريل ، اناکم يعلمکم دينکم . ”وہ جبريل تھے جو تمہیں تمہارا دين سکھانے آئے تھے۔“

(صحیح ابن حبان : ۱۶۸ ، وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک:

☆۱ سيدنا جابر بن سمرہ رضى الله عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے بال
 اور داڑھی کے (کچھ) بال سفید ہو گئے تھے، جب آپ تیل لگاتے تو وہ سفیدی معلوم نہیں ہوتی تھی اور جب
 بال بکھرے ہوئے ہوتے تھے تو سفیدی ظاہر ہوتی تھی، وکان کثیر شعر اللحية۔ آپ کی داڑھی مبارک
 بہت گھنی تھی، ايک شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا، انہوں نے کہا، نہیں، بلکہ سورج اور اور چاند کی
 طرح تھا، آپ کا چہرہ گول تھا، میں نے آپ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی،
 جس کا رنگ جسم مبارک کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (صحیح مسلم: ۲۳۴۴)

☆۲ سيدنا علی بن ابی طالب رضى الله عنه سے روایت ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ، ضخم الرأس واللحية .
 ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ بڑا تھا نہ چھوٹا، آپ کا سر مبارک بڑا اور داڑھی مبارک بھی
 بڑی تھی۔“ (مسند الامام احمد: ۱/ ۹۶/ ۱۲۷۰، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۶۰۲/۲) نے ”صحیح الاسناد“ اور حافظ ذہبی نے ”صحیح“ کہا ہے۔
 اس کے راوی عثمان بن مسلم بن ہرمز کو امام ابن حبان نے ”ثقة“ کہا ہے، امام حاکم نے اس کی حدیث
 کی سند کی ”صحیح“ کی ہے، یہ بھی ”توثیق“ ہے، لہذا امام نسائی رحمہ اللہ کی جرح مردود ہے۔

☆۳ هشام بن حیش بن خویلہ سے روایت ہے کہ امّ معبد کہتی ہیں: وفى لحيته كثافة .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔“ (المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۱۰۹، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح الاسناد“ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے۔

☆ ۴ یزید الفارسی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا، آپ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ”شیطان میری مشابہت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا“ تو اس شخص کی صفت بیان کر سکتا ہے، جس کو تو نے خواب میں دیکھا ہے؟ کہا، ہاں! درمیانے قد والا، گندمی رنگ سفیدی کی طرف مائل، آنکھیں بڑی بڑی گویا کہ سرمہ ڈالا ہوا ہو، خوبصورت مسکراہٹ اور شکل، گول چہرہ۔

قد ملأت لحیتہ مابین ہذہ الی ہذہ ، قد ملأت نحرہ .
داڑھی جو سینے کو بھرے ہوئے تھی، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے، اگر تو جاگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو ان صفات کے سوا اور صفات بیان نہیں کر سکتا تھا۔“

(طبقات ابن سعد: ۱/ ۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۱/ ۵۱۵۰۵۶، مسند ابن ابی شیبہ (الانحاف: ۸۵۰۷) مسند الامام احمد: ۱/ ۳۶۲-۳۶۷، مسند ابی یعلیٰ (الانحاف: ۵۸۰۸) الشیخ الاسلام للترمذی: ۳۹۳، ابن عساکر (السیرۃ النبویہ: ۲۲۹-۲۳۰) وسند حسن)

اس کا راوی یزید الفارسی ”حسن الحدیث“ ہے، اس کے بارے میں امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لا بأس بہ . ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“ (الجرح والتعديل: ۲۹۴/۹)

امام ترمذی رحمہ اللہ (۳۰۸۶)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۲۱/۲)، (۳۳۰) نے اس کی ایک حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے، یہ اس کی ”توثیق“ ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ بیہقی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: رجالہ ثقات .

”اس کے راوی ثقہ ہیں۔“ (مجمع الزوائد: ۲۷۲/۸)

صحابہ کرام کی داڑھیاں

کسی صحابی رسول سے داڑھی منڈانا قطعاً طور پر ثابت نہیں ہے، بلکہ وہ داڑھیاں رکھتے تھے، جیسا کہ شریح بن مسلم بیان کرتے ہیں:

رأيت خمسة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيمون شواربهم ويعفون لحاهم ويصفرونها ، أبا أمامة الباهلي ، والحجاج بن عامر الشمالي ، والمقدام بن معدى كرب ، وعبد الله بن بسر المازني ، وعتبة بن عبد السلمي ، كانوا يقيمون مع طرف الشفة .

”میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مونچھوں کو کاٹتے تھے اور داڑھیوں کو بڑھاتے تھے اور ان کو رنگتے تھے، سیدنا ابوامامہ الباہلی، سیدنا جاج بن عامر الشمالی، سیدنا مقدم بن معدی کرب، سیدنا عبداللہ بن بسر المازنی، سیدنا عتبہ بن عبدالمسلمی، وہ سب ہونٹ کے کنارے سے مونچھیں کاٹتے تھے۔“

(المعجم الكبير للطبرانی: ۳۶۱۸ / ۱۲۰ ۲۶۲ / مسند الشاميين للطبرانی: ۵۴۰ / وسنده حسن)

حافظ بیہقی فرماتے ہیں: واسنادہ جید۔ ”اس کی سند جید ہے۔“ (مجمع الزوائد: ۵/ ۱۶۷)
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وأما شعر اللحية ففيه منافع، منها الزينة والوقار والهيبة، ولهذا لا يرى على الصبيان والنساء من الهيبة ما يرى على ذوى اللحي، ومنها التمييز بين الرجال والنساء.

”داڑھی کے کئی فوائد ہیں، مثلاً اس میں مرد کی زینت ہے اور اس کا وقار اور تعظیم ہے، اس سے اس کی ہیبت ظاہر ہوتی ہے، اس لیے بچوں اور عورتوں میں وہ ہیبت اور وقار دکھائی نہیں دیتا جو داڑھی والے مردوں میں موجود ہوتا ہے، نیز داڑھی سے مرد اور عورت کے درمیان فرق اور پہچان ہوتی ہے۔“

(التبيان فى اقسام القرآن: ص ۲۳۱)

فائدہ نمبر ۱ :

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها .
”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کو طول و عرض سے کاٹتے تھے۔“

(جامع ترمذی: ۲۷۶۲ / شعب الایمان للبيهقي: ۶۰۱۹)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ”ضعیف“ ہے، اس کے راوی عمر بن ہارون بنی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (الجرح والتعديل: ۱۴۱/۶، وسنده صحيح) نے ”کذاب“، امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (الجرح والتعديل: ۱۴۱/۶) نے ”ضعیف الحدیث“، امام نسائی رحمہ اللہ (اکامل لابن عدی: ۳۰/۵) نے ”متروک الحدیث“ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (الضعفاء والمترکین: ۳۶۸) نے ”ضعیف“ کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”یہ متروک ہے۔“ (التقريب: ۴۹۷۹)

حافظ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ضعفه الجمهور . ”اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“

(الترغيب والترهيب : ٤/٤٩٤)

حافظ بیٹھی کہتے ہیں: وقد ضَعَفَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ . ”اسے اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(مجمع الزوائد : ١/ ٢٧٣)

نیز کہتے ہیں: والغالب عليه الضَّعْفُ ، وأثنى عليه ابن مهدي وغيره ، ولكن ضَعَفَهُ جماعة كثيرة . ”اس پر ضعف غالب ہے، امام ابن مہدی وغیرہ نے اس کی تعریف کی ہے، لیکن اسے زیادہ محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“ (مجمع الزوائد : ٢/ ١٩٨) اس پر ابن مہدی کی تعریف ثابت نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس حدیث پر جرح نقل کی ہے۔

(جامع ترمذی تحت حدیث : ٢٧٦٢)

حافظ ابن الجوزی لکھتے ہیں: هذا الحديث لا يثبت عن رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم .

”یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔“ (العلل المتناہية : ٢/ ١٩٧)

لہذا انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب (فیض الباری : ٣/ ٣٨٠) کا اس کے راویوں کو ”ثقة“ قرار دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

فائدہ نمبر ٢ :

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رأى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلاً مجفل الرأس واللحية، فقال : على ما يشوه أحدكم نفسه أمس ، قال : وأشار رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم الى لحيته ورأسه يقول : خذ من لحيتك ورأسك .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا سر اور داڑھی پراگندہ تھی، آپ نے فرمایا، کیوں تم میں سے کوئی ایک اپنے آپ کو بدنام بناتا ہے، آپ نے اپنی داڑھی اور سر مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اپنی داڑھی اور سر کے بالوں سے کاٹ۔“ (شعب الایمان للبیہقی : ٦٠٢٠)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ”ضعیف“ ہے، اس میں ابو مالک عبد الملک بن الحسین التمیمی ”مترک“ راوی

ہے۔ (تقریب التہذیب : ٨٣٣٧)

حافظ بخاری کہتے ہیں: رواہ الطبرانی فی الأوسط عن شیخہ موسیٰ بن زکریا التستریٰ وهو ضعیف .

”اسے طبرانی نے اپنے شیخ موسیٰ بن زکریا تستری سے بیان کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔“

(مجمع الزوائد: ۵/ ۱۶۴)

داڑھی منڈانے کی خرابیاں :

☆۱ داڑھی منڈانا باعث لعنت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

سنة لعنتهم ولعنهم الله والتارك لسنتي .

”چھ آدمیوں پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی (ان میں سے ایک ہے) میری سنت کو چھوڑ

دینے والا۔“ (جامع ترمذی: ۲۱۵۴، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان (۵۷۳۹ھ) اور امام حاکم (۵۲۵/۲) رحمہما اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے۔

اس کے راوی عبد الرحمن بن ابی الموال کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ثقة مشهور . ”یہ مشہور ثقہ راوی ہے۔“ (المغنی: ۲/ ۴۱۴)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: من ثقات المدنيين . ”یہ ثقہ مدنی راویوں میں سے ہے۔“

(فتح الباری: ۱۱/ ۱۸۳)

اس کا دوسرا راوی عبید اللہ بن عبد الرحمن بن مویب ”مختلف فیہ“ ہے، راجح قول کے مطابق وہ جمہور کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہے۔

یاد رہے کہ یہاں سنت سے مراد فرضی اور واجبی سنتیں، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، شلواریوں سے اوپر رکھنا، داڑھی رکھنا وغیرہ ہیں۔

اب جو بھی شخص داڑھی منڈائے گا، وہ اس فرمان نبوی کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کی لعنت کا مستحق ہو جائے گا۔

☆۲ داڑھی منڈانا عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا موجب لعنت ہے، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من

النساء بالرجال .

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“ (صحیح بخاری: ۵۸۸۵)

☆۳ داڑھی منڈانا ہندوؤں، یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کے ساتھ مشابہت ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ (روز قیامت) انہی

میں سے ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد: ۴۰۳۱، مسند الامام احمد: ۲/ ۵۰، مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/ ۳۱۳، شعب الایمان للبیہقی:

۱۱۹۹، وسندہ حسن)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء: ۵۰۹/۱۵) نے اس کی سند کو ”صالح“، حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (افتضاء الصراط المستقیم: ۲۴۰/۱) نے ”جید“ اور حافظ عراقی رحمہ اللہ (تخریج احادیث الاحیاء: ۲۶۹/۱) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

داڑھی منڈانا جب کافر اور باغی قوموں کا شعار ہے اور کفر کی رسم ہے تو کفار کے شعار اور ان کی رسومات کو اختیار کرنا کیونکر صحیح اور درست ہوگا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أبغض الناس إلى الله ثلاثة : ملحد في الحرم ، ومبتغ في الاسلام سنة الجاهلية ، مطلب دم امرء بغير حق ليهرق دمه .

”اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین آدمی تین ہیں: (۱) حرم میں کج روی کرنے والا، (۲) اسلام میں کفر کی رسم

تلاش کرنے والا اور (۳) کسی آدمی کا ناحق خون بہانے کا متلاشی۔“ (صحیح بخاری: ۶۸۸۲)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں لکھا تھا: وإياكم والتنعيم وزى العجم .

”عیش پرستی اور عجمیوں کی وضع قطع اختیار کرنے سے بچو!“ (مسند علی بن الجعد: ۹۹۵، وسندہ صحیح)

☆۴ داڑھی منڈانا تمام انبیاء کی عملی طور پر مخالفت اور نافرمانی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ۶۳)

”جو لوگ اس (پیغمبر) کے امر کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان کو کوئی آزمائش یا دردناک

عذاب نہ آئے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **وَجَعَلَ الدَّلَّةَ وَالصَّغَارَ عَلَىٰ مَنْ خَالَفَ أَمْرِي .**
”میرے حکم کی مخالفت کرنے والے پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی جاتی ہے۔“

(مسند الامام احمد: ۲/ ۵۰، وسندہ حسن کما مر)

☆۵ داڑھی منڈانا تمام صحابہ، تابعین، ائمہ دین اور اولیاء اللہ کی مخالفت ہے، ارشاد الہی ہے:
﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ
نُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (النساء: ۱۱۵)

”اور جو شخص (راہ) ہدایت واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر چلتا ہے، ہم اسے پھیر دیتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور بری ہے یہ جگہ ٹھکانے کے اعتبار سے۔“

☆۶ داڑھی منڈانے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی سنتوں، مثلاً وضو کرتے وقت خلال کرنے، داڑھی کوتیل لگانے، داڑھی کو کنگھی کرنے اور داڑھی کو رنگنے وغیرہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆۷ داڑھی منڈانے والا فاسق ہے اور داڑھی منڈا کر لوگوں کو اپنے فسق پر گواہ بناتا ہے۔

☆۸ داڑھی منڈانا ممنوع و حرام ہے اور فسق و فجور ہے، فسق و فجور کا اظہار گناہ ہے۔

☆۹ اس حرام کام کے لیے جام کو اجرت دی جاتی ہے اور حرام کام پر اس کا تعاون کیا جاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾ (المائدہ: ۲)

”ایک دوسرے کا نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو، گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں پر تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔“

☆۱۰ داڑھی منڈانے پر پیسہ خرچ کرنا باطل اور معصیت میں خرچ کرنا ہے جو کہ فضول خرچی ہے، اس سے انسان شیطان کا بھائی بن جاتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَبْذُرْ تَبْذِيرًا ۚ إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾

(بنی اسرائیل: ۲۷)

”فضول خرچی مت کرو، بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے

رب کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا۔“

- ☆۱۱ یہ پیسے اور وقت کا ضیاع ہے۔
- ☆۱۲ حجام کو داڑھی مونڈنے کا حکم دے کر برائی کا حکم دیا جاتا ہے۔
- ☆۱۳ داڑھی منڈا کر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی زینت کو قباحت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ داڑھی منڈانے والا آیت کریمہ ﴿فَلْيَعْبِرْنَ خَلْقَ اللَّهِ﴾ کے تحت اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔
- ☆۱۴ داڑھی منڈا کر زبانِ حال سے تخلیق الہی پر اعتراض کرتا ہے۔
- ☆۱۵ داڑھی منڈانے والا آئینہ دیکھتا ہے تو قبیح شرعی کو اپنے زعم میں حسین سمجھتا ہے اور یہ گناہ ہے۔
- ☆۱۶ اکثر داڑھی منڈانے والے وقار و تہذیب سے عاری ہوتے ہیں۔
- ☆۱۷ داڑھی منڈانے والا زبانِ حال سے یہ باور کراتا ہے کہ معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت نہ تھے، کیونکہ آپ کے چہرہ پر انوار پر داڑھی موجود تھی۔
- ☆۱۸ اکثر داڑھی منڈانے والے داڑھی والوں کو حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔
- ☆۱۹ بسا اوقات داڑھی منڈانے والے داڑھی والے کو بکرا، چھیلا اور سکھ تک کہہ دیتے ہیں، یہ سنت رسول کا استہزاء ہے جو کہ واضح کفر ہے۔
- ☆۲۰ غیر مسلم قومیں داڑھی منڈانے سے خوش ہوتی ہیں۔
- ☆۲۱ داڑھی منڈانے والا اذان اور اقامت نہیں کہہ سکتا، کیونکہ اس کا فسق اعلانیہ ہے، یہ سعادت اور اجر و ثواب سے محرومی ہے۔
- ☆۲۲ داڑھی منڈانے والا امامت کا اہل نہیں، کیونکہ وہ واضح فاسق ہے۔
- ☆۲۳ داڑھی منڈانے والا ہجڑوں جیسی شکل بنا کر اسلامی معاشرے کی عزت و وقار کو مجروح کرتا ہے۔
- ☆۲۴ داڑھی منڈانا مثلاً (شکل و صورت کا بگاڑ) ہے اور مثلاً ممنوع و حرام ہے۔
- سیدنا عبداللہ بن یزید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
- نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النهی والمثلة .
- ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاکہ ڈالنے اور مثلاً کرنے سے منع فرمادیا ہے۔“

(صحیح بخاری: ۵۵۱۶)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاتَّفَقُوا أَنَّ حَلْقَ جَمِيعِ اللَّحِيَةِ مِثْلَةٌ ، لَا تَجُوزُ .
 ”امت کے علمائے کرام کا اتفاق و اجماع ہے کہ کہ داڑھی منڈانا مثلاً ہے (شکل و صورت کا بگاڑ ہے)

اور یہ جائز نہیں ہے۔ (مراتب الاجماع: ص ۱۵۷)

- ☆ ۲۵ داڑھی منڈانے والے کی اولاد اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتی، بلکہ اس میں ملوث ہو جاتی ہے۔
- ☆ ۲۶ داڑھی منڈانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے رغبتی ہے، جبکہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
- ”من رغب عن سنتی فليس مني .“ جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی، وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔“ (صحیح ابن خزيمة: ۱۹۷، وسندہ صحیح)

☆☆.....☆☆.....☆☆

ایمان میں کمی بیشی کے اسباب ابوسعید

ایمان میں کمی بیشی کے چار چار اسباب ہیں، ایمان میں زیادتی کے اسباب درج ذیل ہیں:

- ☆ ۱ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ذریعے اس کی معرفت حاصل کرنے سے ایمان بڑھ جاتا ہے۔
- ☆ ۲ اللہ تعالیٰ کی آفاقی و شرعی آیات میں غور و فکر بھی ایمان میں زیادتی کا موجب ہے۔
- ☆ ۳ کثرت سے نیک اعمال اور ان میں عمدگی پیدا کرنا بھی ایمان کو بڑھا دیتا ہے۔
- ☆ ۴ اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑ دینا بھی ایمان میں اضافہ کرتا ہے۔

ایمان میں کمی کے مندرجہ ذیل چار اسباب ہیں:

- ☆ ۱ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے اسماء کی معرفت سے اعراض۔
- ☆ ۲ آفاقی و شرعی آیات میں غور و فکر سے لاپرواہی، کیونکہ اس سے غفلت اور سنگدلی جنم لیتی ہے۔
- ☆ ۳ نیک اعمال کی کمی بھی ایمان میں کمی کا سبب بنتی ہے۔
- ☆ ۴ گناہوں کا ارتکاب بھی ایمان کو کم کر دیتا ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆